وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی

216
1676

ترجمانِ اہلِ سنت

شعبۂ نشر و اشاعت مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان

Marfat.com

سلسلہ نمبر ۱۹

اعتقادی و اصلاحی مضامین پر مشتمل
تبلیغی کتابچہ

ترجمان اہل سنّت

[stamp]

مرکزی دفتر

دار العلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی

★ — دفتر ناظم اعلیٰ

مسجد قصّابان صدر کراچی

فون ۔ ۲۲۳۵۴۰

چندہ سالانہ ۳ روپے —————— فی کاپی ۳۰ پیسے

(مشہور آفسٹ پریس کراچی)

Marfat.com

اس شمارہ میں!

5958

کعبہ — مولانا محمد انوار المصطفیٰ قادری

نعت خوانی بھی ایک عبادت ہے — جناب سکندر لکھنوی

ارشادات — حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاںؒ

کچھ سوشلزم کے بارے میں — زیب النساء قادری، بی اے

حکایات — مولانا محمد یونس صاحب

سوشلزم اور اسلام — محمد معراج الدین محمود ورنالوی

تاریخ اسلام قسط ۸ — مولانا سید شجاعت علی قادری

سوشلزم کے حامی — مفتی سید شجاعت علی قادری

اسلام کے معاشی نظام کا مطالعہ کریں

بچوں کے لئے (سلسلہ (۱))

بامقصد کہانیاں — انتخاب (شجاعت)

Marfat.com

کعبہ

از: مولانا محمد انوار المصطفیٰ قادری خطیب وارثی جامع مسجد کراچی

•

پہلے روئے زمین پر پانی ہی پانی تھا۔ زمین کا وجود نہ تھا اور عرش الٰہی پانی پر تھا جیساکہ قرآن مجید میں ہے۔ وَکَانَ عرشہ علی الماء ۔ جس جگہ بیت اللہ شریف ہے وہیں سے زمین بنی۔ اور وہیں کی مٹی سے حضرت آدم علیہ السلام کا جسم بنایا گیا اور وہیں پر چالیس دن تک سکھایا گیا بیت اللہ شریف زمین کے وسط میں واقع ہے اگر ساری زمین کو بیت اللہ سے چاروں طرف ناپیں تو برابر ہو۔

تعمیر بیت اللہ

سب سے پہلے فرشتوں نے موتیوں سے بنایا۔ دوسری بار حضرت آدم علیہ السلام نے بنایا۔ تیسری بار حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے باعانت سیدنا اسماعیل علیہ السلام بنایا۔ بنیاد آدم علیہ السلام پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نشان لگایا اور اپنا پر مار کر تحت الثریٰ تک بنیاد قائم کی اور

Marfat.com

اس میں کوہ لبنان۔ کوہ طور۔ کوہ جودی۔ کوہ حرا۔ کوہ زیتا کے پتھر فرشتوں نے بھرے اور بیت اللہ شریف کی تعمیر میں تین پہاڑوں کے پتھر استعمال کئے گئے یعنی کوہ ابوقبیس۔ کوہ حرا۔ کوہ ورقان۔ بیت اللہ شریف کی تعمیر کی ابتدا یکم ذی قعدہ کو ہوئی اور ۲۵ ذلیقعدہ کو مکمل ہوئی۔ جب کعبہ کی دیواریں کچھ بلند ہوئیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام سے فرمایا کہ کوئی پتھر تلاش کر کے لاؤ تاکہ اس پر کھڑے ہو کر دیوار اور بلند کی جائے حضرت اسماعیل تلاش میں تھے کہ حضرت جبرئیل نے آکر اسماعیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے ساتھ کوہ ابوقبیس پر آؤ تمہیں پتھر دوں حضرت اسماعیل کو کوہ قبیس پر وہیں سے دو پتھر دیئے اور فرمایا کہ یہ دونوں پتھر جنتی ہیں اور حضرت ادریس علیہ السلام نے طوفان نوح کے خوف سے یہاں چھپا دیئے تھے ان میں سے ایک پتھر وہی ہے جس کا قرآن میں یوں ذکر ہے واتخذوا من مقام ابراهیم مصلّٰی۔ یعنی مقام ابراہیم جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ تعمیر فرمایا اور یہ پتھر دیوار کی اونچائی کی مناسبت سے اونچا ہوتا جاتا تھا۔ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم شریف کے اب تک صدیوں بعد بھی موجود ہیں۔ یہ مقام ابراہیم بیت اللہ شریف کے پاس ہی تھا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک عظیم سیلاب آیا جسکو سیل ام نہشل کہتے ہیں اس سیلاب نے مقام ابراہیم کو اپنی جگہ سے ہٹا کر چاہ زمزم کے پاس پہنچا دیا چنانچہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چاہ زم زم کے پاس ایک مکان بنوا کر مقام ابراہیم اس

Marfat.com

میں رکھ دیا۔

بیت اللہ کا نقشہ

وہ بیت اللہ جو حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کرایا تھا اس کی تعمیر مندرجہ ذیل تفصیل پر تھی۔

کل دیوار کعبہ کی بلندی ۹ ہاتھ۔

دیوار حجر اسود تا رکن شامی ۳۲ ہاتھ۔

رکن شامی تا رکن غربی ۲۲ ہاتھ۔

رکن غربی تا رکن یمانی ۳۱ ہاتھ۔

دیوار رکن یمانی تا حجر اسود ۲۰ ہاتھ۔

دو دروازے زمین سے متصل شرقاً غرباً رکھے تھے مگر کواڑ زنجیر قفل وغیرہ نہ تھے۔ دروازہ زنجیر اور قفل تبع حمیری نے لگوایا۔ غلاف کعبہ سب سے پہلے کعبہ پر چڑھانے والا شاہ یمن ہے اور بعدہ عرصہ دراز تک حکومت مصر غلاف کعبہ بھیجتی رہی۔

کعبہ معظمہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد بنو جرہم نے از سر نو بنایا تھا۔ جرہم کے بعد قصی بن کلاب نے بنایا اور اسی طرح کعبہ رہا کہ ایک عورت کعبہ کے اندر خوشبو جلا رہی تھی۔ جسکی چنگاریوں سے کعبہ جل گیا اس کے بعد قریش نے ولید بن مغیرہ کی سربراہی میں کعبہ بنایا۔ مگر حلال پیسہ کی قلت کے سبب کعبہ بنیاد ابراہیمی پر نہ بنایا بلکہ حطیم کہ کعبہ میں تھا باہر کر دیا اور

Marfat.com

چند ترمیمات مزید کیں کہ کعبہ جو پہلے نو ہاتھ کی بلندی کا تھا اٹھارہ ہاتھ کر دیا. یعنی بلندی دوگنی کر دی اور دو دروازوں کے بجائے ایک ہی دروازہ لگایا۔ اور وہ بھی بہت اونچا تاکہ جسکو چاہیں جانے دیں اور جسے چاہیں اندر جانے سے روک دیں۔ حجر اسود کے پاس سے ایک سیڑھی بھی بیت اللہ کی چھت کے لئے بنادی۔ خرما کی دولائن میں تین تین ستون قائم کر دیئے جب قریش نے کعبہ تعمیر کیا اس وقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف ۲۵ سال تھی سرکار نے ایک موقع پر ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کو دکھایا کہ بنیاد ... ابراہیمی یہ ہے اور کعبہ بنیاد ابراہیمی پر نہیں بنایا گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر حضرت عبداللہ بن زبیر نے ازسرنو کعبہ کو بنیاد ابراہیمی پر اور طرز ابراہیمی پر بنایا اور ۲۷ رجب ۶۴ھ کو مکمل کیا۔

عبداللہ بن زبیر کے بعد ۷۴ھ میں حجاج بن یوسف بن عبدالملک کے گورنر نے ازسرنو کعبہ تعمیر کرایا اور اسی بنیاد پہ بنایا جس پر کفار نے کعبہ بنایا تھا۔ سنہ ۱۰۴۰ھ میں سلطان مراد بن احمد شاہ قسطنطنیہ نے سوا راس رکن کے جس میں حجر اسود ہے ازسرنو کعبہ بنایا گویا موجودہ کعبہ کی تعمیر تقریباً تین سو اڑتالیس سال پرانی ہے۔ ہارون الرشید بادشاہ نے ارادہ کیا تھا کہ ازسرنو کعبہ بنائے لیکن علمائے وقت نے منع فرمادیا کہ یہ ایک کھیل ہو جائے گا۔

فضائل کعبہ

بعض فضائل کعبہ تحریر کئے جاتے ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم نے فرمایا من نظر الی الکعبۃ ایمانا وتصدیقا خرج من خطایا کیوم ولدتہ امہ۔ یعنی جس نے کعبہ کو ایمان و تصدیق کی حالت میں دیکھا گناہوں سے پاک ہوگیا جیسے نو مولود بچہ۔ جس نے کعبہ میں ایک ماہ کا روزہ رکھا ایسا ہے جیسے ایک لاکھ روزے رکھے۔ کعبہ میں ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ایک نماز کے بدلے ہے۔ کعبہ کا دیکھنا ایسا ہے جیسے غیر کعبہ ایک سال اس نے عبادت کی ہو۔

نعت خوانی بھی ایک عبادت ہے

از جناب سکندر لکھنوی

میرے دل میں جو اُن کی الفت ہے — یہ بھی ان کا کرم ہے، رحمت ہے
حکم خالق سے ہر دو عالم میں — ذکر ان کے خاص رفعت ہے
ان کا دامن ہے ہاتھ میں میرے — جن کے دامن میں ساری رحمت ہے
ان کی قربت نصیب ہے جسکو — اس کی دنیا بھی عین جنت ہے
قرب محشر میں بھی ملے گا اسے — جس کو دنیا میں ان سے قربت ہے
دور رہنا نبی کے قدموں سے — اہل دل کے لئے مصیبت ہے
وہی کرتے ہیں ان کی حمد و ثنا — جن کی قسمت میں یہ سعادت ہے
ان کی تعظیم کو جھکا کعبہ — یہ فسانہ نہیں حقیقت ہے

ہے سکندر کا مسلک و ایماں
نعت خوانی بھی اک عبادت ہے

Marfat.com

اِرشادات

حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

عرض :- ادنیٰ درجہ علم باطن کیا ہے۔؟

ارشاد :- حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار سفر کیا اور وہ علم لایا جسے خواص و عوام سب نے قبول کیا۔ دوبارہ سفر کا ارادہ کیا اور بعد سفر وہ علم لایا جسے خواص نے قبول کیا اور عوام نے نہ مانا۔ سہ بارہ سفر کیا اور وہ علم لایا جو خواص و عوام کسی کی سمجھ میں نہ آیا۔ یہاں سفر سے مراد سیر اقدام نہیں بلکہ سیر قلب ہے ان کے علوم کی حالت تو یہ ہے اور ادنیٰ درجہ ان سے اعتقاد ان پر اعتماد و تسلیم ارشاد جو سمجھ میں آیا فبہا ورنہ۔ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ (سب ہمارے رب ہی کی طرف سے ہے اور عقلمند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں) حضرت شیخ اکبر اور اکابر فن نے فرمایا ہے کہ ادنیٰ درجہ کا علم باطن کا یہ ہے کہ اس کے عالموں کی تصدیق کرے کہ اگر نہ جانتا تو اس کی تصدیق نہ کرتا نیز حدیث میں فرمایا ہے کہ :- اُغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَلَا تَکُنِ الْخَامِسَ فَتَہْلِکَ ۔ صبح کر تو اس حال میں کہ

Marfat.com

تو خود عالم ہے یا علم سکھتا ہے یا عالم کی باتیں سنتا ہے یا ادنیٰ درجہ یہ کہ عالم سے محبت رکھتا ہے اور پانچواں نہ ہو نا کہ ہلاک ہو جائیگا ۔

عرض :۔ کیا واعظ کا عالم ہونا ضروری ہے ؟

ارشاد :۔ غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے ۔

عرض :۔ عالم کی کیا تعریف ہے ؟

ارشاد :۔ عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے ۔

عرض :۔ کتب بینی ہی سے علم حاصل ہوتا ہے ۔؟

ارشاد :۔ یہی نہیں بلکہ افواہ رجال سے بھی حاصل ہوتا ہے ۔

عرض :۔ حضور مجاہدہ میں عمر کی قید ہے ؟

ارشاد :۔ مجاہدہ کے لئے کم از کم اسی برس درکار ہوتے ہیں باقی طلب ضرور کی جائے ۔

عرض :۔ ایک شخص اسّی برس کی عمر سے مجاہدات کرے یا اسّی برس مجاہدہ کرے ۔

ارشاد :۔ مقصود یہ ہے کہ جس طرح اس عالم میں مُسَبَّبات کو اسباب سے مربوط فرمایا گیا ہے اسی طریقہ پر اگر چھوڑیں اور جذب وعنایت ربانی بعید کو قریب نہ کردے تو اس راہ کی قطع کو اسّی برس درکار ہیں اور رحمت توجہ فرمائے تو ایک آن میں نظرانی سے ابدال کردیا

Marfat.com

جاتا ہے اور صدق نیت کے ساتھ یہ مشغول مجاہدہ ہو تو امداد الٰہی ضرور کارفرما ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِینَ جَاهَدُوا فِینَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۔ وہ جو ہماری راہ میں مجاہدہ کریں ہم ضرور انھیں اپنے راستے دکھادیں گے۔

عرض :۔ یہ تو حضور اگر کسی کا ہو رہے تو ہو سکتا ہے۔ دنیوی ذرائع معاش اگر چھوڑ دیئے جائیں تو یہ بھی نہایت دقت طلب ہے اور یہ دینی خدمت جو اپنے ذمہ لی ہے اسے بھی چھوڑنا پڑے گا۔

ارشاد :۔ اس کے لئے یہی خدمات مجاہدہ ہیں بلکہ اگر نیت صالحہ ہے تو ان مجاہدوں سے اعلیٰ ہے۔ امام ابواسحاق اسفرائنی جب انھیں مبتدعین کی بدعات کی اطلاع ہوئی پہاڑوں پر ان اکابر علماء کے پاس تشریف لے گئے جو ترک دنیا وما فیہا کرکے مجاہدات میں مصروف تھے ان سے فرمایا۔ یا اَکَلَۃَ الحَشِیشِ اَنْتُمْ ھٰھُنَا وَاُمَّۃُ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) فِی الفِتَنِ ۔ اے سوکھی گھاس کھانے والو تم یہاں ہو اور یہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتنوں میں ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ امام یہ آپ ہی کا کام ہے ہم سے نہیں ہو سکتا۔ وہاں سے واپس آئے اور مبتدعین کی رد میں نہریں بہائیں۔

عرض :۔ سفر کے کون کون سے دن مخصوص ہیں ؟

ارشاد :۔ پنجشنبہ (جمعرات) شنبہ (سنیچر) دوشنبہ (پیر) حدیث شریف

Marfat.com

میں ہے۔ بروز شنبہ قبل طلوع آفتاب جو کسی حاجت کی طلب میں نکلے اس کا ضامن میں ہوں (اسی سلسلہ تقریر میں فرمایا) بحمد اللہ دوسرے بار کی حاضری حرمین طیبین میں یہاں سے جانے اور وہاں سے واپس آنے میں انہیں تین دن میں روانگی ہوئی تھی اور بحمدہٖ تعالٰی فقیر کا یوم ولادت بھی شنبہ (پیر) ہے۔

عرض:۔ عمر شریف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبول اسلام کے وقت کیا تھی؟

ارشاد:۔ ۳۸ سال اور سوائے عثمان رضی اللہ عنہ کے حضور کی عمر ۶۲ سال ہوئی ہر سہ خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کی عمر مبارک نیز عمر شریف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کے برابر ہیں یعنی ۶۳ سال اگرچہ اس میں کچھ روز کی کمی بیشی ضرور تھی لیکن سال وفات یہی تھا۔

Marfat.com

کچھ سوشلزم کے بارے میں

از:- زیب النساء قادری، بی، اے، ملتان

•

قبل اس کے کہ سوشلزم کے بارے میں کچھ وضاحت کی جائے۔ یہ بتا دینا ضروری ہے کہ سوشلزم کا مفہوم کیا ہے۔؟

سوشلزم کا لفظ ان چند اصطلاحات میں سے ایک ہے جن کے بارے میں شدید اختلافات پائے جاتے ہیں۔ بس یوں سمجھ لیجئے کہ معاشی اور معاشرتی امور میں حکومت کی معمولی مداخلت سے لے کر تمام وسائل دولت اور اشیائے صرف کے بہ جبر قومی تحویل میں لئے جانے تک کی کیفیت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ سوشلزم مرئی بھی ہے اور غیر مرئی بھی۔ نظری بھی ہے عملی بھی مادی بھی ہے تصوراتی بھی قدیم بھی ہے اور جدید بھی۔ جتنا اختلاف سوشلزم کے لفظ میں پایا جاتا ہے شاید ہی کسی میں ہو۔ اسی بارے میں پروفیسر جوڈ کہتے ہیں۔ سوشلزم اس ٹوپی کی مانند ہے جو اپنی اصل شکل وصورت کھو چکی ہو اور یہ اس لئے کہ اسے ہر کوئی اپنے سر پر منڈھنے میں مصروف ہے۔

سوشلزم نے مغربی تہذیب کے بطن سے جنم لیا اور اسی کی گود میں پرورش پائی اس نظریے کو سمجھنے کے لئے اس کے تہذیبی پس منظر کو سمجھنا

Marfat.com

ضروری ہے۔ مغرب کی نئی تہذیب کا آغاز اس کے فکری انقلاب سے ہوا جسے نشاۃ ثانیہ کہتے ہیں اور جو قرون وسطیٰ کے مذہبی جبر و تشدد کے نظام کے خلاف بغاوت سے رونما ہوا۔ سب سے پہلے فکری میدان میں آزادی رونما ہوئی یعنی (LIBERALISM) پرانے مذہب کا احیاء جسکا نمایاں مظہر تھا اس میں پرانے دیو مالاؤں، یونانی و رومی اضافی ادب سے رجوع کیا۔ ہر میدان میں مذہب کو دشمن سمجھا پھر لبرلزم فلسفہ کے میدان میں رونما ہوا اور عقل کو اس کی رو سے سب کچھ قرار دیا۔ عقلیت (HUMANISM) کی تحریکات اسی رجحان کی علمبردار تھیں۔ اس کے بعد اس کا اظہار اخلاق و معاشرت کے دائرے میں ہوا اور بے راہ روی رونما ہوئی۔ پھر اس نے تحریک اصلاح مذہب کو جنم دیا۔ پھر آخر میں مجموعی طور پر جو نقطۂ نظر ابھرا اس میں آخرت کو اساس بنانے کی بجائے صرف اس دنیا کے سود و زیاں کو بنیاد بنانے کا سبق تھا۔ حصول منفعت، لذت پسندی اور مادہ پرستی نے جنم لیا۔ اس کے اظہار کا اگلا میدان سیاست تھا یہاں اس نے انفرادیت کا روپ دھارا۔ فرد کے حقوق کے لئے لڑائی لڑی گئی اور بالآخر عوام کی حاکمیت کی بنا پر لادینی جمہوری نظام قائم کیا گیا۔ پھر اس تحریک کی جگہ ایک اور تحریک قومیت رونما ہوئی اور بالآخر اس نے سرمایہ داری کا روپ دھارا اور سرمایہ کو اصل فیصلہ کن قوت مان لیا۔ حکومت کی مداخلت کو محدود تر کر دیا اور ذاتی نفع کا اصول معیشت کا راہنما بنا۔ اس طرح شدید قسم کی معاشی انفرادیت رونما ہوئی سائنس و فنیت کی تمام قوتیں انفرادیت پسند تہذیب

Marfat.com

کے لئے استعمال ہوئیں۔ لبرلزم کی اس تحریک نے ظلم و تشدد کے دروازے کھول دیئے۔ اس کے خلاف جو ہمہ گیر عمل رونما ہوا اس میں انفرادیت پرستی نے جنم لیا فرد کو اجتماعی مفاد کا پابند بنانے کی تجویزیں شروع ہونے لگیں۔ فرد کی جگہ سماج کو مرکزی اہمیت دینے کا تصور رونما ہوا۔ اس کا اپنی انتہائی شکل میں اظہار سوشلزم کی تحریک میں ہوا۔

سرمایہ داری کی بے اعتدالیوں کے اس ظلم و ستم و استحصال اور عوام اور خصوصیت سے مزدور طبقہ کے ساتھ ناروا سلوک کے خلاف اٹھارویں صدی کے آخر میں آوازیں اٹھنا شروع ہوئیں ۱۹ویں صدی میں یہ احساس اور شدید ہو گیا کہ اصلاح حال کے لئے ضروری ہے کہ معاشی زندگی میں بنیادی تبدیلیاں کی جائیں چونکہ سرمایہ داری بے قید انفرادی ملکیت اور آزاد کاروبار پر تھی اس لئے ان حضرات نے اس بنیاد پر کاری ضرب لگائی اور یہ تصور پیش کیا کہ اگر ساری پیداواری املاک قومی تحویل یا اجتماعی ملکیت میں لے لی جائیں تو سب مساوی ہو جائیں گے۔ اس کے نتیجہ میں ایک دوسرا سماج پیدا ہوگا جو اس سے زیادہ صحت مند و قوی ہوگا اور معاشی ظلم کا خاتمہ ہو جائے گا۔ سینٹ سائمن۔ فیوئیر۔ رابرٹ اوون اسی مسلک کے علمبردار تھے اور اس نئی فکر کو سوشلزم کا نام دیا گیا۔ ۱۹ویں صدی کی دوسری چوتھائی میں اشتراکی افق پر مارکس رونما ہوا۔ مارکس نے سوشلزم کو ایک سائنس بنا کر پیش کیا اور اس وقت تک سوشلزم پر مارکس اور اس کے دوست اینجلز کے نظریات کی چھاپ ہے مارکس اور اینجلز کا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے اسے ایک جامع نظریہ کی

Marfat.com

شکل عطا کی۔ اب سوشلزم ایک سماج اور ایک تہذیب کے معنی رکھتا ہے مارکسزم سوشلزم کی مکمل ترین شکل ہے اس لئے ہم اس کے تمام پہلوؤں کا مختصر الفاظ میں ذکر کرتے ہیں۔

۱:۔ سوشلزم کا تصور کائنات یہ ہے کہ مادہ ازلی ہے اور متضاد عناصر کے اجتماع سے عبارت ہے مارکس کے فلسفہ کا دوسرا قانون اصول نفی ہے (NEGATON) جس کے تحت مادہ فنا نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنی کمیت میں اضافہ کرتا چلا جاتا ہے۔ تیسرا قانون قلب ماہیت ہے جو نئی حقیقتوں اور کیفیتوں کی توجیہہ کرتا ہے اس طرح اشتراکیت کا تصور کائنات خالص مادی ہے اس کائنات سے باہر کسی خالق کا تصور نہیں۔

۲:۔ سوشلزم کا تصور شعور بالکل مادی ہے۔ اس کی نگاہ میں روح یا نفس کا وجود نہیں۔ علم کی صداقت عمل اور تجربہ سے ہے علم و عمل باہم مربوط ہیں اگر علم عمل کے میدان میں اچھے نتائج نکالے تو وہ صادق ورنہ باطل ہے۔ اس طرح روح کی مکمل نفی ہو جاتی ہے۔ خوشنودی زندگی کا انحصار خالص مادی بنیادوں پر ہے۔

۳:۔ سوشلزم کا تصور تاریخ بھی خالص مادی ہے وہ نہ اس میں کوئی بالاتر قوت کی کارفرمائی کو مانتی ہے اور نہ فرد ہی کو کوئی آزاد تخلیقی کردار ادا کرتی ہے۔ اصل تاریخ ساز معاشی حالات ہیں۔ معاشیات سے سماج جنم لیتا ہے۔ ہر دور اپنے ماقبل سے پیداواری قوتیں وراثت

Marfat.com

میں حاصل کرتا ہے۔ انقلاب ہی سے تضاد رفع ہوتے ہیں اور نئے تضاد کے رونما ہونے کے دروازے کھلتے ہیں۔ تاریخ اسی کشمکش اور تضاد سے عبارت ہے اس کو نظر انداز کر کے تاریخ کے کسی پہلو کو نہیں سمجھا جا سکتا۔

۴ :۔ ریاست کے بارے میں سوشلزم کا تصور یہ ہے کہ جب وسائل پیداوار کی انفرادی ملکیت کی وجہ سے معاشرہ دو طبقوں میں بٹ گیا برسر اقتدار طبقہ نے اپنا تسلط رکھنے کے لئے ریاست کا آلہ وضع کیا یہ ایک خاص طبقاتی ادارہ ہے اور استحصالی قوتوں کا معاون ہے۔ اس کا اولین مقصد ملکیت کا تصور ہے اور قوت و تشدد کے ذریعہ وہ یہ مقصد حاصل کرتی ہے۔

۵ :۔ مذہب کے بارے میں وہ کہتا ہے (مارکس) کہ مذہب طبقاتی تصادم ہے یہ عوام کو ان کے زخموں کی ٹیس سے غافل کرنے کا ایک حربہ ہے یہ ان کو فرائض کا تو درس دیتا ہے لیکن حقوق کا کوئی درس نہیں دیتا بلکہ ظلم و زیادتی پر سر تسلیم خم کرنے کا سبق دیتا ہے اس لئے مذہب کو مٹائے بغیر اصلاح کی راہ نہیں کھلتی۔ اسی طرح اخلاق طبقاتی تقسیم ہی کی پیداوار ہے اور بالآخر طبقات کے مفاد کے تحفظ کا کام انجام دیتا ہے۔

۶ :۔ سرمایہ داری ایک نظام ظلم ہے اس میں نجی ملکیت کی وجہ سے ایک اقلیتی طبقہ تمام وسائل پیداوار پر حاوی ہوتا ہے اور خود اپنی دولت بڑھاتا رہتا ہے۔ مزدور طبقہ کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے غربت پھیلتی

Marfat.com

جا رہی ہے۔ معاشی بحران رونما ہو رہا ہے سرمایہ داری سہارا لینے کے لئے سامراجیت کا روپ دھارتی ہے اور یہ اس کا آخری سنبھالا ہوتا ہے۔ نتیجتاً یہ نظام اپنے ہی بطن سے رونما ہونے والے تناقضات اور اختلافات سے ختم ہو جائے گا۔ اشتراکیت اس کی جگہ ایک تاریخی حیثیت سے رونما ہوگی جس کے بعد پرولتاریہ آمریت، رونما ہوگی اس تبدیلی کے نتیجہ میں نیا معاشرہ وجود میں آئے گا۔ ایک غیر طبقاتی معاشرہ وجود میں آئے گا جسکے لئے ریاست کی جبری قوت کی ضرورت نہ ہوگی۔ یہ ہوگی اصل معیاری اشتراکی سوسائٹی نہ طبقہ واریت ہوگی نہ تناقضات نہ تشدد و جبر کے آلات معاشرہ میں مادی فراوانی کی کیفیت ہوگی اور یہی ہے اشتراکیت کا مقصود اشتراکیت کی ان بنیادی تعلیمات کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ سوشلزم ایک مستقل نظام فکر ایک سماج و تہذیب ہے۔ یہ جزوی اصلاح نہیں اس کی بنیادی روح خالص مادی ہے۔ مذہب کی پرزور مخالفت کرتی ہے بڑے بڑے چوٹی کے اہل قلم کی رائے ہے کہ سوشلزم ایک مستقل تمدن اور نظام حیات ہے جو ایک فلسفیانہ معاشی وسیاسی اور سماجی نظریہ پر مبنی ہے۔ اس کا اولین نظریہ یہ ہے کہ معاشیات کی اصلاح ہو یعنی ان وسائل پیداوار کو قومی ملکیت میں لایا جائے جنھیں سرمایہ داری اب تک اپنے فائدے کے لئے استعمال کر رہی تھی یہ وسائل پیداوار اب مزدوروں کی تحویل میں ہوں گے لیکن مزدوران پر

Marfat.com

تصرف پر مجبور رہیں۔ اس کی ذمہ داری اشتراکی پارٹی پر ہوگی یعنی ایک مخصوص جماعت کے قبضہ میں سب ملکیت ہوگی۔ بچے معاشرے کی دولت ہوں گے والدین کی نہیں۔ مذہب کا گوارا کیا جانا مشکل ہے۔ یہ تھی ایک اعلیٰ چوٹی کے نقاد کی رائے۔

سوشلزم کی خامیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱:۔ سوشلزم کا سب سے کمزور پہلو اس کا بنیادی تصور ہے یعنی معاشی عامل کی اولیت اور بالادستی۔ یہ چیز عقلاً غلط۔ عملاً خلاف واقع اور تاریخی طور پر نا قابل ثبوت ہے اس لئے مارکس اور اس کے ساتھیوں نے جو بھی استدلال کیا ہے وہ یک رخا اور بودا ہے۔ انسان محض معاشی حیوان نہیں ہے اور نہ ہی معاشی قوتیں اصل تاریخ ساز ہیں ساری تاریخ تہذیب کو ایک جزوی فارمولے کی روشنی میں نہیں بیان کیا گیا۔ سوشلزم انسانی نفسیات کو نہ سمجھ سکی اور نہ تہذیب کے عناصر ترکیب کو اس نے ہر چیز کو ایک مخصوص فارمولے پر صادق کرنا چاہا اور اس میں وہ بری طرح ناکام رہی۔

۲:۔ سوشلزم کا تصور کائنات وانسان بھی سرتاپا باطل ہے اس لئے مادیت کو قبول کریں۔ حالانکہ مادیت کا نظریہ ان حقائق کی بھی نفی کرتا ہے جنھیں انسانیت نے وحی الٰہی اور انبیائے کرام کی راہنمائی میں ہمیشہ سچ مانا ہے اور ان صداقتوں سے متصادم ہے۔ محض مادیت کائنات کے بنیادی حقائق اور انسانی زندگی کے اولین سوالات کا کوئی

Marfat.com

معقول اور تسلی بخش جواب نہ دے سکی۔

۳:۔ سوشلزم نے فکروفن، فلسفہ وسیاست، قانون معاشرت ومدنیت اخلاق وثقافت غرض ہر چیز کو معاشی اسباب وکوائف کی پیداوار قرار دیا ہے۔ لیکن وہ یہ بتانے میں خود ناکام رہی ہے کہ خود معاشی ہیئت اور پیداواری ساخت کیسے ہوتی ہے اور وہ کون سی قوتیں ہیں جو اس میدان میں تغیر کی لہروں کو پیدا کرتی ہیں۔

۴:۔ سوشلزم شعور انسانی کے آزاد اور خود مختار وجود کی نفی کرتی ہے اور اس طرح خود عقلیت کی بنیادوں کو منہدم کرتی ہے۔ مارکس نے خود طبقاتی شعور کو بیدار کیا۔ یہ آپ سے آپ وجود میں نہیں آگیا۔ پوری اشتراکی تحریک اسی کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی کوشش کرتی ہے۔ خارجی ذرائع سے اس شعور کو ابھارنے کے بعد اس کا دعوی یہی رہتا ہے کہ شعور کچھ نہیں ہے۔ سوشلزم کی دبی ہوئی نفسیات بڑی بے بنیاد ہے یہ انسانیت کی نفی پر مبنی ہے۔

۵:۔ معاشی دائرے میں مارکس کا بنیادی تصور قدر زائد کا نظریہ ہے لیکن اس کا باطل ہونا اب ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ جیسا سوشلسٹ بھی اعتراف کرتا ہے کہ قدر زائد کا نظریہ کوئی صداقت نہیں رکھتا۔ اسی طرح سرمایہ داری کے ارتقا کے بارے میں مارکس نے جو اصول وضع کئے تھے ان میں سے ایک بھی صحیح نہ ہوا نہ غربت میں اضافہ ہوا نہ ہیئت سرمایہ میں تغیرات واقع ہوئے اس لئے مارکس کی معاشیات ایک رخی اور غیر حقیقت پسندانہ رہی۔

Marfat.com

۶ :۔ سیاست بھی یوں ہی رہی۔ بلا ریاست سماج کا تصور بھی غلط ہے۔ ریاست و قانون کو ظلم کا آلہ سمجھنا بڑا غلط ہے اور غیر حقیقت پسندانہ رویہ ہے۔ کوئی نظم قانون اور احساب کے بغیر نہیں چل سکتا۔

۷ :۔ مذہب و اخلاق کے بارے میں بھی سوشلزم کی تقلید بڑی سطحی اور غلط ہے۔ نہ معلومات صحیح ہیں نہ نتائج۔

۸ :۔ سوشلزم نے نفرت کے جذبہ کو ابھارا ہے۔ انقلاب اور خون خرابے کو پسند کیا ہے۔ بلکہ راہ نجات قرار دیا ہے۔ اور جیسا کہ برٹنڈرسل نے کہا ہے کہ ایسی کوئی کیمیا نہیں پائی جاتی کہ فساد جنگ و جدل اور تشدد سے امن تعاون اور محبت کو پیدا کر دیا جائے۔

۹ :۔ سوشلزم کا سارا کام منفی ہے۔ اس نے زندگی کا کوئی مثبت نقشہ پیش نہیں کیا اور نہ ہی ایک منصفانہ اور عادلانہ نظام کے خدوخال بیان کئے ہیں۔ وہ سرمایہ داری کی مخالفت کرتی ہے۔

۱۰ :۔ اگر سوشلزم پر خود سوشلزم تجزیے کا اطلاق کیا جائے تو بڑا دلچسپ نتیجہ نکلتا ہے۔ سوشلزم کا دعویٰ ہے کہ ہر دور کے نظریات اپنے مخصوص معاشی حالات کی پیداوار ہوتے ہیں اگر یہ صحیح ہے تو پھر سوشلزم ۱۹ ویں صدی کے مخصوص حالات کی پیداوار قرار پائی اگر ایسا ہے تو سوشلزم کو اور اس کے معاشی تجربے کو ابدی صداقت کی حیثیت سے کیسے مانا جا سکتا ہے جب کوئی ابدی صداقت نہیں تو اس کو نظریے کا مقام کیسے دیا جا سکتا ہے۔ سوشلزم کچھ مخصوص

Marfat.com

حالات کی پیداوار تھی اور اس صدی کے خاتمہ اور ان حالات کے بدل جانے کے بعد اس کی تمام چمک ختم ہو گئی۔ اگر وہ سنہری اصول نہیں ہے تو اس قول کو سنہری اصول کیسے مان لیا جائے۔ جبھی تو آرنلڈ لن نے کہا تھا کہ اگر سوشلزم صحیح ہے تو اشتراکیت غلط ہے۔

یہ تو تھا سوشلزم پر مختصر تبصرہ۔ اب میں چند الفاظ میں یہ واضح کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ آیا اسلام میں کسی سوشلزم کی جگہ ہے یا نہیں۔ تو قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس میں ہر قسم کے معاشی، سماجی، سیاسی غرض کہ ہر قسم کی ضروریات زندگی کے بارے میں اسلام ہماری راہنمائی کرتا ہے اور یہی مذہب تمام انبیائے کرام کا مذہب رہا اور حضور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی مذہب کے علمبردار بن کر آئے اور آج تک تمام مسلمانوں کا یہی مذہب رہا۔ ہاں اس کے فروعی احکام میں وقت و ضرورت کے لحاظ سے اصولوں کے دائرے میں رہ کر تبدیلیاں ہوتی رہیں اور یہ تبدیلیاں علمائے امت کے اجماع سے ہوئیں کسی بے دین اور دہریے کے مذہب سے نہیں ہوئیں۔ آج جبکہ ہم اس قدر خراب دور سے گزر رہے ہیں ہر طرف اسلام کے دشمن نظر آ رہے ہیں۔ طاغوتی قوتیں اور نفس کے پجاری مذہب کو مٹانے کی کوششوں میں مصروف ہیں ہمارا دین ہماری قربانی مانگتا ہے جس کا ذکر قرآن بھی کرتا ہے آج ایک نیا مسئلہ اسلامی سوشلزم کا روپ دھارے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہا ہے اگر آج خدانخواستہ ہم نے سوشلزم کو اختیار کر لیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ انبیاء سے لے کر خلفاء [illegible]

Marfat.com

امت سبھی غلط راہ پر تھے (نعوذ باللہ) انکو اسلام کا مطلب سمجھ نہ آیا اصل مطلب تو اسلام کا ان نئے تہذیب کے علمبرداروں نے سمجھا ہے جو صحیح کلمہ تک نہیں جانتے۔ سوشلزم عالم اسلام کے ہر غیرت مند مسلمان کے لئے زبردست چیلنج ہے۔ ہمیں کسی نئے تراشے ہوئے نظام کی ضرورت نہیں۔ ہاں ضرورت ہے تو صرف اعمال کی درستی کی۔ خدا کے احکام پر عمل کرنے کی اسوہ محمدی کو مشعل راہ بنانے کی ضرورت ہے۔ جو قوم اسلام جیسے عالمگیر دین سے نہیں پنپ سکی وہ سوشلزم جیسے بے بنیاد اور نئے مذہب سے بھی نہیں سدھر سکتی۔ جب تک کہ اعمال درست نہ ہوں۔

سوشلزم ہرگز ہماری منزل نہیں۔ ہماری منزل اسلام اور صرف اسلام ہے۔ یہی ہمارے اسلاف کا مذہب رہا۔ یہی ہمارا مذہب ہوگا اور قرآن نے خود اسکی تصدیق فرما دی "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" اور یہ بتا دیا کہ اسلام کے بعد تمہاری کوئی منزل نہیں۔ ہاں راستے میں لاکھوں ایسے شیطان اور لٹیرے ملیں گے جو خواہشات نفسانی کی خاطر اسلام کو مٹانے اور اپنے راستے ہموار کرنا چاہیں گے تو تم کو ان سے جہاد کرنا فرض ہوگا۔

میں علمائے اسلام خصوصاً علمائے پاکستان سے پرزور اپیل کرتی ہوں کہ وہ سوشلزم کے حامیوں کو جو گدھ کی طرح ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں جو اسلام کی شکل بگاڑنے کے درپے ہیں نیست و نابود کر دیں اور ان کی اس ناپاک مہم کو ناکام بنا کر اسلام کی حفاظت کریں ورنہ خدا کے سامنے کیا جواب دیں گے؟

٭

59581

Marfat.com

ح ک ا ی ا ت

از :۔ مولانا محمد یونس فاضل دارالعلوم المحدیہ

•

خلیفہ اوّل کا قوم کو خطاب

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے ایک جلسہ عام میں تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔

بھائیو! اور عزیزو! آپ لوگوں نے مجھے اپنا خلیفہ بنایا اور تاج خلافت کو میرے سر پر رکھا۔ گو میں آپ لوگوں سے بہتر و افضل نہیں ہوں آپ لوگوں نے مجھے اپنا سردار تسلیم کیا ہے۔ لیکن میری سرداری قیصر و کسریٰ کی طرح نہیں ہے کہ کسی کو میرے امور میں دخل اندازی کی کوئی قوت اور طاقت نہ ہو۔ دوستو یقین کرلو تمہارے اندر جو مضبوط و طاقت ور ہے میرے نزدیک اس وقت تک ضعیف ہے جب تک کہ میں ضعیف کو اس سے حق نہ دلوادوں اور جو تم میں سے کمزور اور ضعیف سمجھا جاتا ہے وہ میرے نزدیک قوی اور مضبوط ہے تاوقتیکہ میری اعانت سے اسے اس کا حق نہ مل جائے۔

آپ نے فرمایا۔ ایک بات اور سنو۔ جہاد فی سبیل اللہ کو کبھی

Marfat.com

ترک نہ کرنا۔ اس میں ہرگز سستی اور کاہلی سے کام نہ لینا۔ یاد رکھو جو قوم جہاد کو چھوڑ دیتی ہے وہ دنیا میں ذلیل وخوار ہو جاتی ہے۔ راستی اور صداقت امانت ہے۔ کجروی اور کذب بیانی خیانت ہے۔ جب تک میں اللہ جل شانہٗ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماں بردار رہوں اس وقت تک تم پر میری اطاعت ضروری ہے اور جب مجھے ایسا کرتے نہ دیکھو تو بلا روک تھام میری اطاعت سے انکار کر دو اس وقت میری اطاعت تم پر فرض نہیں ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم مجھے سیدھے راستہ پر چلاؤ۔

سبق:۔ جس کے ساتھ حق ہے وہ کمزور بھی طاقت ور ہے اور جو طاقتور ہے لیکن حق اس کے ساتھ نہیں وہ کمزور ہے۔ نیز معلوم ہو کہ خلافت کا نچوڑ اللہ تعالےٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری ہی ہے۔

جن مبلغ اسلام

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی کو مکہ میں دیکھا جو پہلے عیسائی تھا اب مسلمان ہو چکا ہے اور طواف کعبہ میں مصروف ہے آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیسے اور کب مسلمان ہو گئے۔ اس نے جواب دیا اے امام المسلمین میں ایک بحری سفر کر رہا تھا کہ اچانک ہماری کشتی ٹوٹ گئی سمندر کی زوردار موجوں نے مجھے ایک جزیرہ میں لے جا کر ڈال دیا جس میں خوبصورت ہرے بھرے باغات اور طرح طرح کے پھل

Marfat.com

اور رنگا رنگ پھول اور صاف پانی کی نہریں جاری تھیں۔ میں نے اس جزیرہ پر سارا دن گزارا۔ جب رات ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چوپایا ہے جس کا سر شتر مرغ کے سر کی طرح ہے چہرہ آدمی کا سا ہے اس کے پاؤں اونٹ کے پاؤں کی طرح ہیں اور دم مچھلی کی طرح ہے۔ وہ بلند آواز سے کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پوجا پاٹ کے لائق نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے یار غار ہیں عمر رضی اللہ عنہ فتوحات کے مالک ہیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ شہید اور علی رضی اللہ عنہ کافروں پر خدا کی تلوار ہیں ان کے دشمنوں پہ خدا کی مار ہو میں یہ عجیب وغریب منظر دیکھ کر مارے ڈر کے بھاگنے لگا۔ تو اس چوپائے نے کہا ٹھہر جاؤ اگر بھاگوگے تو اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھوگے۔ جب میں ٹھہر گیا تو وہ میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا۔ تیرا دین کیا ہے ؟ میں نے جواب دیا عیسائی۔ اس نے بڑی نرمی سے کہا۔ تم مسلمان ہو جاؤ۔ تم آفتوں سے بچ جاؤگے چنانچہ میں مسلمان ہو گیا۔ پھر اس نے کہا غور سے سنو کہ تیرا اسلام ابوبکر۔ عمر عثمان۔ علی (علیہم الرضوان) کی محبت سے پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ تمہیں یہ باتیں کیسے معلوم ہوئیں۔ وہ بولا میں جن ہوں اور ہماری ایک جماعت ایسی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا چکی ہے اور یہ باتیں ہماری اس جماعت نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہیں۔

سبق ۱۔ ہمارے آقا تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم، کی

Marfat.com

رسالت کتنی ہمہ گیر ہے کہ رب العالمین کی ہر مخلوق رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتی ہے۔

دلچسپ سوال وجواب

توراۃ کا ایک بڑا عالم جس کا نام مفر تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا کہ میرے چند سوال ہیں ان کا جواب فی الفور درکار ہے آپ نے فرمایا بتاؤ وہ کون سے سوالات ہیں۔ وہ کہنے لگا آپ بتائیں وہ کون سا مرد ہے جس کے نہ باپ ہے نہ ماں۔ اور وہ کون سی عورت ہے جس کا باپ ہے نہ ماں۔ وہ کون سا مرد ہے جسکی ماں تو ہے لیکن باپ نہیں۔ اور وہ کون سا پتھر ہے جس نے جانور جنا ہے اور وہ کون سی عورت ہے جس نے ایک ہی دن میں صرف تین گھڑیوں میں بچہ جن دیا۔ اور وہ کون سے دوست ہیں جو آپس میں کبھی دشمن نہ بنیں گے اور وہ کون سے دو دشمن ہیں جو کبھی دوست نہ بنیں گے۔؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا لو اب میرے جوابات سنو!

وہ مرد جس کا باپ ہے نہ ماں۔ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

وہ عورت جس کا نہ باپ ہے نہ ماں وہ حضرت حوا علیہا السلام ہیں۔

وہ مرد جسکی ماں ہے لیکن باپ نہیں وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

وہ پتھر جس نے جانور جنا ہے وہ پتھر ہے جس سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پیدا ہوئی۔ اور وہ عورت جس نے ایک دن کی صرف

Marfat.com

تین گھڑیوں میں بچہ جنا وہ حضرت مریم علیہا السلام ہیں۔

وہ دوست جو کبھی آپس میں دشمن نہ بنیں گے وہ جسم اور روح ہیں۔

اور وہ دشمن جو کبھی آپس میں دوست نہ بنیں گے موت اور حیات ہے۔

مفسر نے جواب سن کر کہا جناب آپ کے جواب بالکل صحیح ہیں اور واقعی آپ علم کے شہر کا دروازہ ہیں۔

سید القوم خادمہم کی صحیح تفسیر

مدینہ منورہ کے گرد و نواح میں ایک اندھی بڑھیا رہتی تھی جس کا بیٹا بیٹی نہ تھا اور نہ ہی کوئی عزیز تھا جو اس کی خدمت کرتا حضرت عمر رات کو اس کے گھر آتے پانی بھرتے اور گھر کا جو کام ہوتا اس کو کر کے چلے جاتے ایک رات جب حضرت عمر بڑی بی کے گھر آئے تو دیکھا کہ سب کام کوئی دوسرا کر کے چلا گیا ہے۔ دوسری رات جب حضرت عمر آئے تو پھر کوئی کام کر کے چلا گیا حتیٰ کہ حضرت عمر بھی ہر رات کو آتے اور بڑھیا کے سب کام مکمل ہوتے۔ کئی دن گزر گئے آپ بھی باقاعدہ آتے رہے لیکن حیران تھے کہ وہ کون سا صالح ہے اور نیک سیرت انسان ہے جو غرباء و مساکین کی خدمت نہایت ہی اعلیٰ درجہ پر انجام دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن جلدی تشریف لائے آپ نے دیکھا کہ ایک آنے والا آتا ہے اور بڑھیا کا کام کرنے لگتا ہے۔ آپ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ پراسرار خادم خلیفۃ المسلمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

Marfat.com

از :- محمد معراج الدین محمود دہ نالوی لاہوری
مدرس قمر الاسلام سلیمانیہ کراچی

سوشلزم اور اسلام

تاریخ شاہد ہے کہ اسلام کو جس قدر نقصان بعض نام نہاد مسلمانوں کے ہاتھوں سے پہنچا ہے اتنا نقصان اسلام کو غیر مسلم بھی نہیں پہنچا سکے کیونکہ غیر مسلم تو اسلام کے کھلے ہوئے دشمن ہیں ان سے بچ جانا کوئی مشکل بات نہیں ۔ مگر مسلم نما اعداءِ اسلام سے بچنا نہایت ہی مشکل اور ایک پیچیدہ امر ہے ۔ اسلام دشمن سرگرمیوں نے کبھی تو خوارج کے بھیس میں سر اٹھایا اور کبھی یہ باغیوں کے روپ میں ابھریں ۔ مگر چونکہ اسلام ایک دین کامل ، اور دین فطرت ہے لہٰذا باطل کا کوئی بھی حربہ اسلام کی آہنی دیوار اور بنیانِ مشید کو متزلزل نہ کر سکا باطل نے بے شمار موقعوں پر اسلام کے ساتھ نبرد آزمائی کی لیکن اسلام کے زریں اور سنہری اصولوں کے سامنے باطل کی ساری ملمع سازیاں اور فریب کاریاں حباب دریا اور نوشتہ بر آب کی طرح نیست و نابود اور ملیا میٹ ہو گئیں اور اسلام اب بھی پہلے کی طرح ضیا پاشیاں اور نور باریاں کر کے ذراتِ عالم کو منور فرما رہا ہے اور انشاء اللہ تا قیامت چمکتا رہے گا ۔

Marfat.com

سرورِ کائنات فخرِ موجودات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے قریب ایمان بچانا بہت مشکل ہو جائے گا صبح کو آدمی مومن اٹھے گا تو شام تک اس کے بعض دوست احباب اس کو کافر بنا دیں گے اور شام کو مومن ہوگا تو صبح تک اسے بعض لوگ کافر بنا دیں گے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قربِ قیامت کی اکثر و بیشتر نشانیاں موجودہ دور میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا مسلمان بھائیو اپنے قیمتی ایمانوں کی حفاظت کرو اور مسلم نما دشمنانِ اسلام کے ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہو۔

آجکل پاکستان تاریخ کے جس نازک دور سے گزر رہا ہے وہ اصحابِ بصیرت اور اربابِ دانش پر بخوبی واضح ہے۔ کہیں ہنگامے ہو رہے ہیں تو کہیں بلوے۔ کہیں عوام پر لاٹھی چارج ہو رہا ہے اور کہیں فائرنگ ہر طرف افراتفری کا دور دورہ ہے۔ غرض کہ سارا ملک فتنہ و فساد کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ اس نازک دور میں بعض غیر ملکی ایجنٹ۔ عاقبت نا اندیش اور نام نہاد مسلمانوں نے ملک کے داخلی انتشار اور عوام کی پریشانیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے غریبوں کی حمایت کی آڑ میں اسلام کی جڑ کاٹنے کے لئے غیر اسلامی نظریہ سوشلزم کی کھلم کھلا تبلیغ شروع کر دی ہے اور سادہ لوح عوام کو بہکانے کے لئے یہ کہا جا رہا ہے کہ موجودہ مسائل کا حل سوشلزم میں موجود ہے۔ لہٰذا ملک میں اسلامی سوشلزم ہونی چاہیئے۔

میں سوشلزم کے علمبرداروں سے پوچھتا ہوں کہ آیا وہ کون سا مسئلہ

Marfat.com

جس کا حل اسلام پیش نہیں کرتا۔ اگر آپ سچے ہیں تو ان مسائل کی فہرست پیش کیجئے جن کا حل آپ کو اسلام میں نظر نہیں آتا۔ کون نہیں جانتا کہ سوشلزم ۱۹ ویں صدی عیسوی کی پیداوار ہے۔ کیا اس سے پہلے مسلمانوں کے مسائل الجھے ہوئے تھے۔ کیا اسلام معاذ اللہ کوئی ناقص دین ہے کہ آپ اسلام کو چھوڑ کر سوشلزم میں معاشی مسائل کا حل تلاش کرتے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اسلام ایک نہایت ہی مہذب صاف وشستہ اور کامل ومکمل دین ہے۔ جب اسلام ایک دین کامل ہے اور اس میں تمام مسائل کا حل موجود ہے تو پھر آپ ایک غیر اسلامی نظریہ سوشلزم کی حمایت کیوں کر رہے ہیں۔ کہیں آپ ملک سے اسلام کو رخصت تو نہیں کرنا چاہتے کہیں آپ پاکستان کے بارہ کروڑ عوام کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سوشلسٹ ملکوں کا غلام تو نہیں بنانا چاہتے۔ کہیں اغیار کی نمک خوری کا حق تو ادا نہیں ہو رہا اگر ایسا نہیں ہے تو پھر سوشلزم کی حمایت و معاونت اور ترویج و اشاعت کو چھوڑ کر دل سے اسلام کے خادم بن جائیے اور اسلامی نظام حکومت قائم کرانے کے لئے اپنی تمام تر توجہات مرکوز کر دیجئے اور اپنے وسائل کو بروئے کار لا کر اسلام کی خدمت کیجئے اور اگر خدانخواستہ آپ کو اپنے مسائل کا حل اسلام میں نظر نہیں آتا تو پھر گویا کہ آپ اسلام کو دین کامل نہیں سمجھتے۔ بلکہ آپ کے نزدیک اسلام ایک ناقص دین قرار پائے گا اگر ایسا ہی ہے تو آپ سیدھے اسلام کا انکار کیوں نہیں کرتے۔ پھر آپ کی مرضی ہے سوشلسٹ ہو جائیں یا کمیونسٹ یا یہودی یا نصرانی

Marfat.com

یہ آپ کی مرضی ہے۔ مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ کافرانہ و ملحدانہ نظریئے کی تبلیغ و اشاعت بھی کرے اور اس پر اسلامی لیبل بھی لگائے اور خواہ مخواہ اسلام کی سوشلزم کے ساتھ رشتہ داری قائم کر کے اسلام کی توہین کرے۔

یاد رکھیئے۔ اسلام۔ یہودیت۔ نصرانیت اور سوشلزم مستقل بالمفہوم الفاظ اور الگ الگ نظریات ہیں ان میں سے کوئی بھی دوسرے کے ساتھ جوڑ نہیں کھاتا۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ اسلام کو تمام ادیان عالم اور جملہ مذاہب کائنات پر فوقیت و برتری حاصل ہے۔ یہی دین خدا اور رسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پسندیدہ ہے باقی سب ہیچ اور مردود ہیں۔ ارشاد باری ہے۔

" اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ط وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ ج "

یعنی دین پسندیدہ اللہ کے ہاں صرف اسلام ہی ہے اور جو کوئی اسلام کے خلاف دوسرا دین تلاش کرے گا تو اسے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اسلام ہی دین کامل ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے :۔

" اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط "

یعنی آج کے دن ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا۔

Marfat.com

معلوم ہوا کہ اسلام دین کامل ہے اس میں کسی ازم کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات۔ کامل لائحہ عمل اور اکمل دین فطرت ہے۔ اس میں تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ سیاسی ہوں یا اقتصادی، معاشی ہوں یا سماجی۔ لہٰذا اسلام کے ہوتے ہوئے کسی بھی ازم کا نعرہ اسلام کی کمزوری ظاہر کرتا ہے۔ پھر جس طرح یہودیت ونصرانیت پر اسلامی لیبل نہیں لگایا جاسکتا اسی طرح سوشلزم بھی اسلامی نہیں ہوسکتی۔ اسلام کے ساتھ سوشلزم کی بجر لگانا اسلام کی توہین ہے اور اسلام کے انکار کے مترادف ہے۔

میں آپ کے سامنے سوشلزم کا مختصر سا خاکہ پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ اسلام کے زرین اور سنہری اصول بھی رقم کرتا ہوں تاکہ آپ سوشلزم کے حامیوں کے عزائم سے بخوبی واقف ہوجائیں۔

سوشلزم یہ ہے کہ تمام صحیح سالم، تندرست اور کمانے کے قابل آدمیوں سے محنت ومشقت لی جائے مگر تمام حاصل اور سب آمدنی حکومت کے حوالے کر دی جائے۔ سب انکم حکومت کے کنٹرول میں ہو پھر عوام بے چاروں کو حکومت کی مرضی پر چھوڑ دیا جائے۔ حکومت ہی سب کو نان ونفقہ اور لباس وسکنیٰ وغیرہ مہیا کرے گی۔ عوام کی نجی ملکیت کچھ نہیں ہوگی انھیں اپنی ضروریات وحوائج کے لئے حکومت کا دست نگر اور محتاج ہونا پڑے گا۔ اسلامی نظام شورائیت کے بجائے ڈکٹیٹر شپ اور آمریت کا دور دورہ ہوگا۔ ہر کس وناکس کوڑی کوڑی کو حکومت کا محتاج ہوکر رہ جائے گا اور سوشلزم کے علمبردار عوام بے چاروں کو سبز باغ

Marfat.com

دکھا کر ایسے سراب اور بے آب و گیاہ صحرا میں لے جا کر ماریں گے جو اس وقت عوام کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ سوشلزم کی تاریخ شاہد ہے کہ سوشلسٹ حضرات ابھی تک اپنے مقصد کو نہیں پا سکے۔

آیئے ذرا اسلام اور سوشلزم کا سرسری طور پر موازنہ کریں۔

اسلام

۱:۔ اسلام کی رو سے ساری کائنات کا خالق اللہ ہے جو موجود اور برحق ہے۔

۲:۔ اسلام پابندی مذہب کی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہب کو ایک نعمت قرار دیتا ہے۔

۳:۔ اسلام اللہ کا دین برحق اور روحانیت پر مبنی ہے۔

۴:۔ اسلام کے آخری نبی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

۵:۔ اسلام کا مرکز عقیدت مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ ہے۔

سوشلزم

سوشلزم کے نزدیک اس عالم کے ارتقائی وجود کے لئے کسی خدا کی گنجائش نہیں۔

(تاریخ مادیت)

سوشلزم مذہب سے بغاوت کا درس دینے کے ساتھ ساتھ مذہب کو ایک لعنت بتاتا ہے۔

سوشلزم مارکسیت کا دوسرا نام ہے اور مادہ پرستی پر مبنی ہے۔

سوشلزم کا بنیادی مفکر مارکس ہے جو یہودی تھا۔

سوشلزم کا مرکز عقیدت و محبت ماسکو اور پیکنگ ہے۔

Marfat.com

۱۶:- اسلام کی آخری کتاب قرآن مجید خدا کی کتاب ہے۔

سوشلزم کی بنیادی کتاب "سرمایہ" مارکس یہودی کی تصنیف ہے۔

۱۷:- اسلام انسان کو اخلاقیات کا پابند بنا کر ہر برائی سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔

سوشلزم اخلاق کا دیوالہ نکال کر مکر، جھوٹ، دھوکہ، فریب سازش، قتل و غارتگری غرض کہ ہر برائی کا خوگر بناتا ہے۔

اس مختصر سے بیان سے ناظرین کرام نے اندازہ لگایا ہوگا۔ کہ سوشلزم ہرگز ہرگز اسلامی نہیں ہے۔ سوشلزم تمام برائیوں کی جڑ۔ جملہ خباثتوں کا منبع اور اسلام کا بدترین دشمن ہے یہ مسلمانوں کو حج زکوٰۃ صدقہ وخیرات اور قربانی جیسے اہم شعائر اسلامی سے منحرف کر کے اسلام کو ہمیشہ کے لئے رخصت کر دینے والی تحریک ہے۔ لہٰذا دردمندان مذہب و ملت اور محبان دین سے گزارش ہے کہ اس غیر اسلامی نظریہ کو بڑھنے کا ہرگز موقع نہ دیں۔ بلکہ اسے اس طرح دفن کریں کہ یہ پھر کبھی سر نہ اٹھا سکے۔

Marfat.com

قسط ۸

تاریخِ اسلام

عرب کا جغرافیہ

مولانا مفتی سید شجاعت علی القادری

•

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جس سرزمین سے آغاز تبلیغ کا حکم دیا گیا۔ اور جو خطۂ زمین اسلام کا منبع اور سرچشمہ قرار پایا اس کے جغرافیے اور اس کی تاریخ وتمدن سے بحث کرنا بہت ضروری ہے تاکہ امت مسلمہ تبلیغ اسلام کے وقت پیش آنے والی تمام تر مشکلات کو اس گردوپیش سے مقابلہ کر کے دیکھے جو آپ کے عہد میں تبلیغ اسلام کے وقت تھا۔ اس طرح یہ امت ضلالت وگمراہی کے طوفانوں اور فتنہ وفساد کے سیلابوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی مستحکم اور ٹھوس دیوار کی طرح کھڑی ہو جائے گی۔

سیرت کا اہم نکتہ

آپ نے بہت لوگوں کو جن میں ذی علم بھی شامل ہیں کہتے سنا ہوگا کہ بے شک اسلام ایک اچھا نظام حیات ہے۔ مگر یہ عرب جیسے ملک اور اسی کی آب وہوا نیز ان ہی لوگوں کے مزاج سے مطابقت رکھتا تھا۔ اس لئے وہ کامیاب ہوا۔ مگر اب موجودہ حالات میں اس کا چلنا مشکل ہے۔ لیکن

Marfat.com

حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسلام کی تبلیغ کا آغاز ایک ایسی زمین اور ایک ایسی قوم سے کیا جو اسلام کے نظام حیات سے ہر طرح متضاد تھی تاکہ دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ جب اسلام ایسی سرزمین پر نافذ ہو سکتا ہے اور اسے عرب کی اقوام قبول کر سکتی ہیں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ اگر اس کے لئے سچی اور حقیقی سعی کی جائے تو اسے دنیا کے کسی خطے اور کسی قوم میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑے۔

لفظ عرب

اس لفظ کے اشتقاق اور معنی میں چند اقوال ہیں۔

۱:۔ یہ لفظ "عربہ" سے بنا ہے جس کے معنی ہیں "ہموار بیابان" عربہ تہامہ کا ایک ضلع ہے۔

۲:۔ یہ لفظ "عبیر" سے بنا ہے۔ جس کے معنی عبرانی میں "خانہ بدوش" کے ہیں۔ کیونکہ اکثر عرب خانہ بدوش ہی تھے۔ جہاں پانی اور گھاس ملا خیمہ گاڑ دیا۔ اور جب وہ ختم ہو گیا تو دوسری جگہ کوچ کر گئے۔

۳:۔ یہ لفظ عبرانی میں مصدر ہے جس کے معنی ہیں "نیچے جانا" اس سے مراد وہ ملک ہے جس میں اولاد سام بن نوح کو سورج غروب ہوتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ سام بن نوح کی اولاد دریائے فرات کے کنارے رہتی تھی۔

۴:۔ بوکارٹ کا کہنا ہے یہ لفظ ایک فنی شین لفظ سے بنا ہے جس کے

Marfat.com

معنی اناج کی بالوں کے ہیں۔

۵۔ یہ لفظ عربہ' سے بنا ہے جسکے معنی عبرانی زبان میں بنجر زمین کے ہیں۔ یہ لفظ توراۃ میں شام اور عرب کی حد فاصل کے طور پر بولا گیا ہے۔

(ماخوذ از چیمبرز ان سائیکلو پیڈیا ص ۳۴۴)

سب سے آخری معنی کو ملک عرب اور اس کی سرزمین سے بہت مناسبت ہے قرآن میں بھی اس کو ' وادی غیر ذی زرع ' کہا گیا ہے۔

اس ملک کا نام عرب کب سے رکھا گیا تو حقیقت یہ ہے کہ اس کا تعین یقینی طور پر تو نہیں ہو سکتا۔ البتہ قیاسات سے کچھ کام چل سکتا ہے۔ ملوک کی پہلی کتاب کے باب ۱۰ آیت ۱۵ میں جہاں حضرت سلیمان (علیہ السلام) اور ملکہ سبا کی ملاقات کا ذکر ہے وہیں ملک عرب اس ملک کے لئے بولا گیا ہے یہ واقعہ ۱۰۰۵ ق م قبل مسیح کا ہے۔ لیکن اس سے بھی یہ مقصد نہ لیا جائے کہ یہ لفظ اس ملک کے لئے ۱۰۰۵ ق م قبل مسیح ہی بولا گیا تھا۔ بلکہ قرآن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لفظ اس سے بہت قبل کا ہے۔ چنانچہ کتاب ملوک میں اس لفظ کو اس انداز سے بولا گیا ہے گویا کہ یہ بہت ہی معروف و مشہور رہے۔

عربۃ اور عربات کا بھی اطلاق جزیرۂ عرب پر کیا گیا ہے۔ چنانچہ عربات کا لفظ مثنیٰ باب ۳۴ آیت ۱ و ۸، اس ملک پر ہی بولا گیا ہے۔ نیز "مراصد الاطلاع" میں ہے۔

عَرَبات بالتحریک جمعُ عربۃ وھی بلاد العرب	عَرَبات حرکت کے ساتھ عربۃ کی جمع ہے یہ عرب کا ملک ہے۔

Marfat.com

عربة فی اول وادی نخلة من جهة مكة۔ — مکہ کی طرف سے وادی نخلہ کے ابتدائی حصہ میں واقع ہے۔

مراصد الاطلاع ج ۲ ص ۲۴۶

حدود اربعہ

مغرب میں بحر احمر۔ مشرق میں خلیج فارس و خلیج عمان۔ جنوب میں بحر ہند۔ شمال میں شام اور بابل۔

عرب عام طور پر ایک وسیع مسطح ملک ہے جسکا اکثر حصہ خشک ہے مگر بعض مقامات پر بے انتہا سرسبز ہے۔ بعض جگہ بڑے بڑے پہاڑ ہیں جنکی گھاٹیاں بہت شاداب ہیں عرب میں مختلف قسم کے میوے ہوتے ہیں ان میں کھجور مشہور زمانہ ہے۔ کھجور اکثر عرب والوں کی غذا ہے جو وہاں مختلف طریقوں پر مستعمل ہے۔ جانوروں میں عرب کے گھوڑے بہت مشہور ہیں۔ اونٹ بکثرت پائے جاتے ہیں اور یہ ریگزار میں سفر کا بہترین ذریعہ ہیں۔

عرب کے دو حصے ہیں۔

۱:۔ عرب الحجر۔ یعنی کوہستانی عرب جو سنگلاخ زمینوں پر مشتمل ہے یہ خاکنائے سوئز سے لے کر بحر احمر اور بحر عرب تک پھیلا ہوا ہے۔

۲:۔ عرب الوادی۔ یعنی عرب کا مشرقی حصہ۔

بطلیموسی جغرافیہ

بطلیموس نے عرب کو جغرافیائی طور پر تین حصوں میں منقسم کیا ہے

(۱) عرب الحجر — پتھریلا علاقہ (۲) عرب المعمور۔ آباد عرب

Marfat.com

(۳) عرب الوادی یعنی ریگستانی علاقہ۔ مگر عربی جغرافیہ داں اس تقسیم کو قبول نہیں کرتے۔ انکی تقسیم حسب ذیل ہے۔

عربی جغرافیہ

عرب جغرافیہ دانوں نے عرب کو پانچ حصوں پر منقسم کیا ہے۔

(۱) تہامہ (۲) حجاز (۳) نجد (۴) عروض (۵) یمن۔

ایک غلطی کا ازالہ

غیر ملکی مورخین اور جغرافیہ دانوں کا خیال ہے کہ حجاز کو حجاز اس لئے کہتے ہیں کہ یہ حاجیوں اور زائروں کی اماجگاہ ہے۔ نہ معلوم ان لوگوں نے یہ معنی کہاں سے گھڑ لئے۔ یہ بے تکی باتیں اور اسی قسم سے اور باتیں انھیں لوگوں کے مقسوم ہیں۔ حقیقت حال یہ ہے کہ "حجاز" یا حاجز اس چیز کو کہتے ہیں جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو۔ اس ملک کو حجاز اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں ایک بڑا پہاڑ ہے جو شام اور یمن کے درمیان حائل ہے۔

عرب کے باشندے

عرب میں جو لوگ قدیم زمانے سے رہتے تھے اور جو لوگ دوسرے مقامات سے آکر آباد ہوئے وہ تین قسم کے تھے۔

عرب بائدہ

یعنی عرب کے وہ قدیم باشندے جنکی نسلیں اب ختم ہو گئیں۔ ان میں سات شخصوں کی اولادیں ہیں (۱) کوش بن حام بن نوح (۲) عیلام بن سام بن نوح (۵) حول بن سام بن نوح (۶) جدیس بن گثر بن ارم بن سام بن

Marfat.com

لوح (۷) ثمود بن گثر بن ارم بن سام بن نوح۔

کوشس کی اولاد خلیج فارس کے کنارے اور قرب وجوار کے میدانوں میں آباد ہوئی۔ جرہم بن عیلام بھی اسی طرف فرات کے جنوبی کنارے پر آباد ہوئے

لود کی اولاد میں سے تین۔ طلسم۔ عملیق۔ امیم۔ عرب کے مشرقی حصے میں بحرین تک پھیل گئے۔

عوص بن عاد اور حول دونوں جنوب عرب میں حضرت موت اور اس کے قرب وجوار میں آباد ہوئے۔

ثمود عرب الحجر میں اور اس کے میدان جو وادی القریٰ کے نام سے ہے اور ملک شام کی جنوبی اور ملک عرب کی شمالی حدود میں مقیم ہوئے۔

(باقی آئندہ)

Marfat.com

سوشلزم کے حامی

اسلام کے معاشی نظام کا مطالعہ کریں

از:۔ مفتی سید شجاعت علی قادری۔ مفتی دارالعلوم
امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی

•

اس زمانہ میں مسلمانوں کے لئے سب سے بڑا سانحہ یہ ہے کہ خود کو مسلمان کہلانے والے اسلام ہی کی جڑوں پر تیشہ کاری میں مصروف ہیں۔ وہ اس بات میں بڑی خوشی محسوس کرتے ہیں کہ اگر انکی خدمت میں کوئی چیز اسلامی پیش کی جائے تو اس پر لیبل غیر اسلامی ہو۔ آج دنیا سفید و سرخ سامراج کے دو نظاموں میں سخت بے چینی اور کرب سے تڑپ رہی ہے سفید سامراج عرصہ دراز تک غلام سازی کے کاروبار میں مصروف رہا اور جب تک اس سے ہو سکا اپنی درندگی کو ننگی جارحیت سے تسکین دیتا رہا اور بالآخر جب اس کے دن پورے ہونے کو آئے تو مظلوم طبقہ غیر دانشمندانہ ردعمل پر اتر آیا اور اس طرح تخریب پسند فتنہ پرور اخلاق باختہ، منتقم مزاج منکرین خدا کی جماعت لڑتی بھڑتی توڑ پھوڑ کرتی آندھی کی طرح افق کائنات پر چھا گئی اس کے رہنماؤں نے اپنے اقتدار کا تخت آدھی انسانیت کے قبرستان پر بچھایا۔ جو کھاتے پیتے تھے ان کے ہاتھ سے سب کچھ چھین کر برباد کر دیا اور جو بھوکے تھے انھیں

Marfat.com

دنیا کی حرص وطمع کی شراب پلا کر فتنوں میں مبتلا کیا اور جب وہ فتنوں کی نظر ہو گئے تو چالاک لیڈروں نے عیش کوشی اس طرح شروع کی کہ فکر احتساب اور اندیشہ فردا بھی نہ رہا۔ اس طرح ایک سامراج کی جگہ دوسرے سامراج نے لی۔ پہلا سامراج نقاب پوش تھا یہ بے نقاب ہے۔ اس افراط وتفریط عدم توازن اور عام بے چینی کا علاج اسلام کے دامن سے وابستہ ہونے میں ہے۔ سوشلزم کے پھیلاؤ کا اصل سبب اقتصادی بہتری کا نعرہ ہے اور اس کے برعکس یہ خیال دین سے تنفر کے باعث عام ہو رہا ہے کہ اسلام اقتصادی نظام سے تہی دامن ہے اور یہ کہ آج کی اقتصادی بدحالی کا مداوا اسلام میں نہیں ہے۔

زیر نظر مضمون میں اسلام کے اقتصادی نظام کو عام فہم انداز میں پیش کیا جا رہا ہے۔ مضمون کی حیثیت ظاہر ہے کہ ایک ایسے مضمون کی ہے جو عام لوگوں کی معلومات کے لئے لکھا جاتا ہے۔ لیکن جب کسی ریاست میں نافذ کرنے کے لئے اس نظام کو پیش کیا جائے گا تو ان تمام قیود و حدود اور اصلاحات میں پیش کیا جا سکتا ہے جو کہ دوسرے نظاموں میں موجود ہیں۔

میں اپنے ان مسلمان بھائیوں سے استدعا کرتا ہوں جو اسلام کو عزیز رکھنے کے باوجود اپنے معاشی نظام کے لئے سوشلزم کا سہارا ڈھونڈ رہے ہیں کہ وہ بغور اسلام کے پیش کردہ نظام کا مطالعہ فرمائیں اور پھر مجھے مطلع کریں کہ آیا ان کو اس نظام میں کچھ بھی کمی نظر آتی ہے۔ اگر یہ نظام مکمل ہے اور یقیناً مکمل ہے تو بحیثیت مسلمان ہمارے لئے اس کو اپنانا ضروری ہوگا

Marfat.com

کچھ سادہ لوح مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بحیثیت مذہب مسلم ہیں لیکن اقتصادی حیثیت سے ہم سوشلزم کو اختیار کر لیتے ہیں تو ایسے لوگ خواہ اپنے دل میں کچھ ہی سمجھتے رہیں مگر خدا کے فیصلے کے مطابق اسلام میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔

ارشاد باری تعالےٰ ہے:۔

"وَمَن لم یحکم بما اَنزل اللہ فاُولٰئک هم
الکافرون"

یعنی جو لوگ اللہ تعالےٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق
فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں۔

جبکہ ایک شخص نے بہ رضا و رغبت اسلام کو قبول کر لیا تو اس کے لئے نہ تو کسی ازم سے ناطہ جوڑنے کا حق رہتا ہے اور نہ ہی اسلام کے نظام کے علاوہ کسی نظام کو اپنانے کی گنجائش باقی رہتی ہے۔

ایک واقعہ

ذرا اس واقعہ پر غور کیجئے اور پھر اندازہ لگایئے کہ اسلام لانے کے بعد ہم کو کس درجہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ جو پہلے یہودی تھے پھر مشرف بہ اسلام ہوئے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے گئے یا رسول اللہ جب ہم یہودی تھے تو اونٹ کے گوشت کو حرام سمجھتے تھے اور اس کو کبھی استعمال نہ کرتے تھے لیکن اب جبکہ ہم اسلام لے آئے تو مسلمانوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اونٹ کا

Marfat.com

گوشت استعمال کرتے ہیں لیکن ہمیں اس سے کراہت آتی ہے۔ لہٰذا ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم حسب سابق اس کے استعمال سے اجتناب کریں۔ تو اس پر قرآن کریم میں آیت نازل ہوئی کہ :-

" یاایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافتہ "

یعنی اے ایمان والو! اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ۔ یعنی جب تم مسلمان ہو گئے تو اب تمہارے لئے یہودیت کی طرف میلان کی کچھ گنجائش نہیں رہ جاتی۔ اب آپ غور فرمائیے کہ قرآن ہم سے کیسے اسلام کا مطالبہ کرتا ہے؟ اگر واقعی ہم ایسے مسلمان ہیں تب تو ہم اپنے ایمانی دعوے میں سچے ہیں ورنہ خود فریبی کا شکار ہیں اور اسلام کو خواہ مخواہ بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اسلام کو ایسے لوگوں کی قطعی ضرورت نہیں۔

نوٹ :- یہ مضمون قلت صفحات کے باعث اقساط میں شائع کیا جا رہا ہے۔ باقی آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

بچوں کے لئے

بامقصد کہانیاں

مشہور زمانہ کتاب " کلیلہ و دمنہ " کے عربی ترجمے سے یہ حکایات نقل کی جارہی ہیں - یہ حکایات براہمہ کے ایک فلسفی " بیدبا " کے ذہن کی پیداوار ہیں - بیدبا نے ایک ہندی بادشاہ کی نصیحت کے لئے لکھیں - یہ بادشاہ ان بادشاہوں کی اولاد میں تھا جن کو اسکندر اکبر نے ۲۲۶ قبل مسیح میں شکست دی تھی - بیدیا نے استعاروں کی زبان میں نصیحت کا ایک بہترین مرقع پیش کیا ہے - یہ حکایات باوجود اپنی قدامت کے آج بھی روز اول کی طرح فکر خیز اور نتیجہ انگیز ہیں اس میں ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے رہبری ہے اس کا انداز بہت دلچسپ ہے - کہتے ہیں کہ اصل کتاب سنسکرت میں تھی ان حکایات میں کتابچہ کے پڑھنے والے ایک خاص طبقہ کا لحاظ رکھا گیا ہے اور وہ ہیں ہمارے وہ بچے جو بے نتیجہ کہانیاں پڑھ کر اپنا وقت ضائع کرتے ہیں - امید ہے کہ وہ اس سلسلے میں دلچسپی لیں گے - اور کچھ نصیحت حاصل کریں گے -

---

Marfat.com

عقلمند باپ کی نصیحت بیٹوں کو!

دبشلیم نے جو ہندوستان کا بادشاہ تھا اپنے ملک کے ایک عقلمند فلسفی سے کہا کہ آپ مجھے کوئی ایسی کہانی سنائیے جس میں دو ایسے شخصوں کا حال ظاہر ہو جن کے درمیان بہت گہری دوستی ہو اور پھر اس دوستی کو ایک جھوٹا اور مکار شخص برباد کر دے۔

فلسفی بادشاہ کا حکم سنتے ہی سنبھل کر بیٹھ گیا اور اس نے ایک لمبی چوڑی کہانی سنائی جو اپنے دامن میں حکمت اور دانائی کے انمول ہیروں سے لبریز تھی۔ فلسفی کہنے لگا۔ کہ کہتے ہیں کہ ایک شخص تھا۔ اس کے تین بیٹے تھے۔ جب وہ بڑے ہو گئے تو اپنے باپ کے مال و دولت کو پانی کی طرح بہانے لگے۔ موقعہ بے موقعہ روپیہ پیسہ بے دھڑک خرچ کرتے تھے۔ انھوں نے نہ تو علم ہی کی طرف توجہ دی اور نہ ہی کوئی پیشہ سیکھا۔ ایک دن ان کے باپ نے ان کو جمع کیا اور ان کو اس حالت پر ملامت کی اور بہت اچھے انداز میں نصیحت کرنے لگا۔ باپ نے کہا کہ اے میرے بیٹو!

ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اسے دنیا میں تین چیزیں ضرور مل جائیں۔ پہلی چیز عمدہ کھانا پینا اور لباس۔ دوسری چیز لوگوں میں بلند مقام تیسری چیز آخرت کا توشہ۔ مگر یہ تینوں چیزیں ملنے کا ذریعہ دوسری چار چیزیں ہیں کہ ان کے بغیر یہ تین چیزیں حاصل نہیں ہو سکتیں اور وہ چیزیں یہ ہیں۔ پہلی چیز مال کو اچھے طریقہ سے حاصل کرے۔ ناجائز طریقوں سے نہیں مثلاً چوری، ڈاکہ۔ جوا۔ سود وغیرہ۔ دوسری چیز یہ ہے کہ جو مال حاصل

Marfat.com

کیا ہے اس کی اچھی طرح احتیاط کرے۔ تیسری چیز یہ ہے کہ اس کو جائز طریقوں سے بڑھانے کی کوشش کرے۔ چوتھی چیز یہ ہے کہ اس کو اس طرح خرچ کرے کہ اس کا نفع خود اس کو اس کے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو بھی ہو۔ اس طرح وہ تینوں چیزیں پائے گا۔ اس کی زندگی خوشحال ہوگی۔ لوگوں میں مرتبہ بلند ہوگا اور دوسروں کی مدد کرنے کی وجہ سے اللہ بھی اس سے خوش ہوگا۔ ان چاروں چیزوں کے بغیر اسے اپنے تینوں ارادوں میں کامیابی نہ ہوگی۔ کیونکہ اگر اس نے مال کمایا ہی نہیں تو زندگی گزارنے کو مال کہاں سے آئے گا اور اگر کمایا مگر حفاظت نہ کی تو ایک دن مال ضائع ہو جائیگا اور اگر کمایا تو مگر اسے بڑھانے کی کوشش نہ کی تو بھی وہ ختم ہو جائے گا خواہ وہ اس میں سے کتنا ہی کم کیوں نہ خرچ کرے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ سرمہ کتنا کم خرچ کیا جاتا ہے مگر ایک دن وہ بھی ختم ہو جاتا ہے اور اگر اس کو صحیح جگہ کی بجائے غلط جگہ خرچ کیا تو خرچ کرنے والا فقیر سے زیادہ اچھی حالت میں نہ ہوگا اور اس کی مثال پانی کے اس حوض کی سی ہوگی کہ جس میں مسلسل پانی اکھٹا ہوتا رہے اور اس کے نکلنے کے لئے باقاعدہ نالیاں نہ بنی ہوں کہ انکے ذریعہ پانی کھیتوں میں جائے اور ان کو سیراب کرے تاکہ غلہ پیدا ہو تو اس حوض کا پانی یقیناً ضائع ہو جائے گا اور بہت ممکن ہے کہ پانی نکلنے کے غلط انتظام کی وجہ سے حوض لوٹ ہی جائے۔ بیٹوں پر باپ کی نصیحت کارگر ثابت ہوئی۔ بڑا لڑکا باپ کے پاس سے اٹھا اور اس نے ایک بیل گاڑی میں دو بیل جوتے ایک کا نام شتربہ تھا اور دوسرے کا نام بلندبہ تھا۔

Marfat.com

گاڑی میں سوار ہو کر اس نے ایک جگہ کا رخ کیا جس کا نام میتون تھا۔ راستہ میں بد قسمتی سے شتر بہ کیچڑ میں پھنس گیا۔ اس کو نکالنے کی بہت کوششیں ہوئیں مگر سب ناکام بالآخر اس نے بیل کے پاس ایک آدمی چھوڑا تاکہ رات بھر اس کے پاس رہے اور جب بیل سوکھ جائے تو ممکن ہے کہ نکل جائے۔ مگر رات ہوئی تو اس آدمی کو ڈر لگا وہ بھی بیل کو چھوڑ چھاڑ بھاگ آیا اور اس لڑکے سے کہا کہ بیل تو مر گیا۔ پھر کہنے لگا کہ جب آدمی کی موت قریب ہوتی ہے تو اس کا ہر حیلہ اور اس کی ہر احتیاط اس کو موت سے قریب کر دیتی ہے جیسا کہ ایک شخص کا قصہ ہے۔

(باقی آئندہ)

Marfat.com

Marfat.com

مطبوعه : مشهور آفسٹ لیتھو پریس کراچی

Marfat.com

مطبوعه : مشہور آفسٹ لیتھو پریس کراچی

Marfat.com

216

مَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی

ذخیرہ

1676

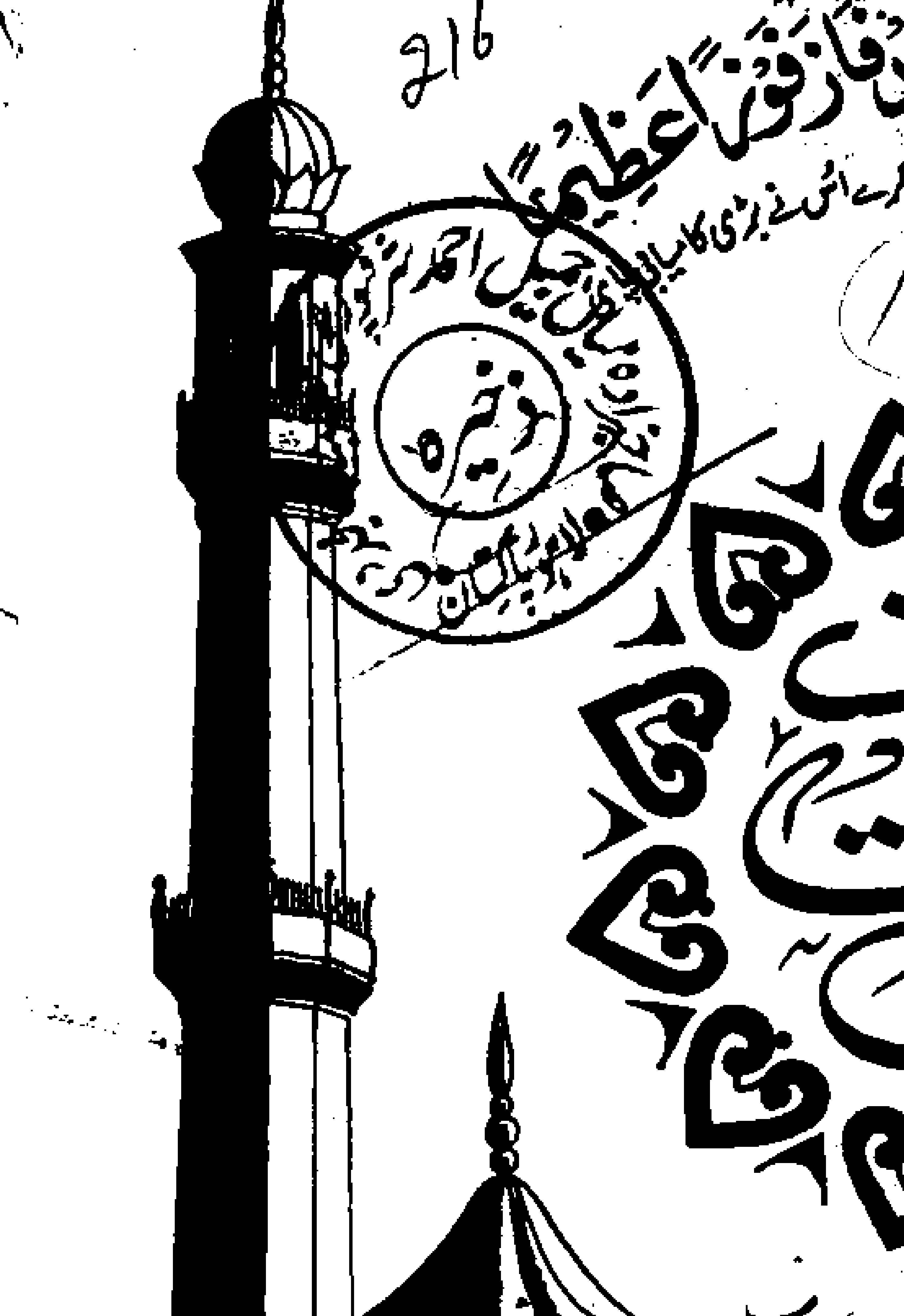

ترجمانِ اہلسنت

شعبۂ نشر و اشاعت مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان

Marfat.com